بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۲۵ ہجرت ۱۳۴۶ھش ۱۴ صفر ۱۳۸۷ھ ۲۵ مئی ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۱۲

مسعود احمد پرنٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

اخبار احمدیہ

—● ربوہ ۲۴ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

—● ربوہ ۲۴ مئی۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طبیعت پہلے کی نسبت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ لیکن زخم والی ٹانگ پر ابھی کھچاؤ کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

—● راولپنڈی (بذریعہ ڈاک) مکرم چوہدری عبدالحق صاحب ورک ناظم اعلیٰ مجلس انصار اللہ راولپنڈی ۱۵ مئی سے بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ اور سنٹرل گورنمنٹ ہسپتال کے آفیسرز وارڈ (کمرہ ۱۴) میں بغرض علاج داخل ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ چوہدری صاحب موصوف کو جو سلسلہ کے بہت مستعد اور مخلص کارکن ہیں صحت کاملہ و عاجلہ بخشے۔

محمد شفیع اشرف مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ راولپنڈی

—● مکرم عبدالرحمٰن صاحب دہلوی کارکن دفتر امور عامہ کی اہلیہ صاحبہ بہت بیمار ہیں اور اپریشن کے سلسلہ میں گزشتہ پیر کے روز سے گنگارام ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب جماعت کامیاب اپریشن اور صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

—● میرے بھائی محترم لیفٹیننٹ کرنل محمود الحسن (سرجیکل سپیشلسٹ) سی ایم ایچ لاہور ایک حادثہ میں زخمی ہو گئے ہیں۔ جملہ احباب کرام سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

(منیر احمد انیس ربوہ)

مشرقی پاکستان میں انصار اللہ کے اجتماعات کا التوا

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مشرقی پاکستان میں انصار اللہ کے اجتماعات جو ۲۴ مئی سے ۱۰ جون تک مختلف مقامات پر منعقد ہونے والے تھے موسم کی خرابی کی وجہ سے ملتوی کر دئے گئے ہیں۔ مشرقی پاکستان کی مجالس مطلع رہیں۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تعلیم الاسلام کالج کا جلسہ تقسیم اسناد و انعامات

"آپ کی یہ عظیم درسگاہ منفرد اور دوسروں کے لئے مشعلِ راہ ہے"

رنگ و نسل اور مذہب کی تمیز سے بالا ہو کر علم کی ترویج میں آپ کی مساعی قابلِ تحسین ہیں

"اس کے لئے میں آپ کو انتظامیہ کو اور حضرت امام جماعت احمدیہ کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں"

ٹی۔آئی کالج کے اساتذہ اور طلباء سے حکومت مغربی پاکستان کے مشیر تعلیم جناب پروفیسر نامدار خاں کا خطاب

ربوہ —— ۱۲ مارچ ۱۹۶۷ء ۹ بجے صبح تعلیم الاسلام کالج میں تقسیم اسناد و انعامات کی تقریب سادہ اور پُر وقار طریق پر عمل میں آئی۔ اس تقریب میں محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔اے (کینٹب) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے مفوضہ اختیارات کی بنا پر بی۔ایس سی اور بی۔اے کے فارغ التحصیل طلباء کو اسناد عطا فرمائیں۔ نیز حکومت مغربی پاکستان کے مشیر تعلیم محترم جناب پروفیسر نامدار خاں نے جنہوں نے اس تقریب میں مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شرکت فرمائی تھی۔ کالج کے اساتذہ اور طلباء سے خطاب فرما کر علمی ترقی کے میدان میں تعلیم الاسلام کالج کے کارہائے نمایاں کو سراہا اور شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ آپ نے تعلیمی ترقی میں سرکاری سرمایہ کے ساتھ ساتھ نجی سرمایہ کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرمایا —— "آپ کی یہ عظیم درسگاہ منفرد اور دوسروں کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ رنگ و نسل اور مذہب کی تفریق سے بالا ہو کر جس خلوص کے ساتھ علم کی ترویج میں کوشاں ہیں وہ قابل تحسین ہے۔ اس کے لئے میں آپ کو، انتظامیہ کو اور حضرت امام جماعت احمدیہ کو ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں"۔

تقسیم اسناد کی کارروائی

کالج ہال میں مہمان خصوصی محترم جناب پروفیسر نامدار خاں، پرنسپل محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب اور کالج کے اساتذہ کرام کے سٹیج پر تشریف فرما ہونے کے بعد جلسہ تقسیم اسناد و انعامات کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو سکول کے ایک طالب علم عزیز نصیر الحق نے کی۔ بعدہ مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔اے صدر شعبہ عربی نے علی الترتیب بی۔ایس سی اور بی۔اے کے فارغ التحصیل طلباء کو محترم پرنسپل صاحب کی خدمت میں پیش کر کے انہیں اسناد عطا فرمانے کی درخواست کی۔ چنانچہ محترم پرنسپل صاحب نے پنجاب یونیورسٹی کی طرف سے مفوضہ اختیارات کی بنا پر باری باری ان طلباء کو اسناد عطا فرمائیں۔ اور انہیں جامہ فضیلت پہننے کی بھی اجازت مرحمت فرمائی۔

سالانہ رپورٹ اور تقسیم انعامات

بعد ازاں محترم جناب پروفیسر نامدار خاں صاحب کی صدارت میں جلسہ تقسیم انعامات کی کارروائی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے محترم پرنسپل صاحب نے کالج کی سالانہ رپورٹ پڑھ کر سنائی جس میں آپ نے کالج کی سال رواں کی مساعی کا مختصر سا خاکہ پیش کرنے کے علاوہ کالج کی مختصر تاریخ تدریجی ترقی اور تعمیر و ترقی کے آئندہ پروگرام پر بھی روشنی ڈالی۔ بالخصوص عربی کے بعد دوسرے مضامین کو بھی کالج میں ایم ایس سی۔ اور ایم۔اے کے درجہ تک لے جانے کے پروگرام کی تفصیلات بیان کرنے کے بعد محترم پرنسپل صاحب نے فرمایا۔ اب تک ایم۔اے اور ایم ایس سی کی تعلیم مغربی پاکستان کے بڑے بڑے مراکز میں ہی محصور رہی ہے لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ اعلیٰ تعلیم کو ان معروف مراکز کے علاوہ بعض دوسرے مراکز میں بھی فروغ دیا جائے۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۶۷ء

وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَامًا

"سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے پر بہت زور دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم جو یقیناً اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اسلام کی عمارت کی بنیاد ہے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجۃ الوداع میں جو چارٹر مسلمانوں کے لئے بیان کیا۔ اس میں آپ نے یہی فرمایا ہے کہ میں تمہارے لئے اپنے پیچھے قرآن کریم چھوڑ چلا ہوں۔ آپ کے خلفائے راشدین نے بھی قرآن کریم پر ہی تمام زور دیا ہے۔ یہ وہ کتاب ہے کہ جس کی ایک آیت کریمہ کو سنکر کعبۃ اللہ سے سبعہ معلقہ یعنی سات لاجواب نظمیں جو عربستان کے چوٹی کے شعراء نے لکھی تھیں اور بہترین نظمیں سمجھ کر کعبۃ اللہ میں لٹکائی گئی تھیں اتار دی گئیں۔

کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا خلق کیا تھا تو آپ نے فرمایا

خلقہ القرآن

یعنی آپ کا خلق وہ ہے جو قرآن کریم میں پیش کیا گیا ہے۔ یعنی آپ پہلے انسان ہیں جنہوں نے قرآن کریم پر عمل کر کے اخلاق میں وہ بلندیاں حاصل کیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مسلمانوں کے لئے اسوۂ حسنہ بنایا ہے۔ الغرض ابتدا سے لے کر آج تک مسلمانوں کی زندگی کی رگ جان قرآن کریم ہی چلا آیا ہے۔

بہت سے فلسفی طبع لوگوں نے اپنی عقلیں دوڑائی ہیں۔ دشمنوں نے بھی اور دوستوں نے بھی مگر قرآن کریم کی تعلیمات کے سامنے کسی کا چراغ نہیں جل سکا۔ آجکل عقلمندوں نے اقوام متحدہ کی مجلس میں انسانی فلاح کے لئے بڑی بڑی انشورانہ باتیں پیش کی ہیں۔ مگر حکمت قرآن کریم کے مقابلہ میں ہنوز روز اول کا سا معاملہ ہے حقیقت یہ ہے کہ آج دنیا میں جو ترقیاں ہو رہی ہیں وہ قرآن کریم ہی کا فیض ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ کسی زمانہ میں مسلمان قرآن کریم سے غافل نہیں ہوئے اور درس و تدریس ہمیشہ جاری رہا ہے مکاتب میں سب سے پہلے قرآن مجید پڑھایا جاتا رہا ہے خواہ ناظرہ ہی پڑھایا جاتا رہا ہو۔ مگر افسوس ہے کہ فی زمانہ بہت سے اسلامی درسگاہوں کا نظام درہم برہم ہوا ہے۔ اور مغربی قسم کی تعلیم شروع ہوئی ہے قرآن کریم کا پڑھنا پڑھانا مسلمانوں میں بہت کم ہو گیا ہے۔ مسلمان بچے بھی اب شروع ہی سے ایسی تعلیم گاہوں میں چلے جاتے ہیں۔ انگریزی عہد میں تو مدارس میں بھی سوائے چند اسلامی درسگاہوں کے قرآن کریم کی تعلیم نہیں ہوتی تھی۔ اس طرح اکثر تعلیم یافتہ لوگ قرآن کریم کی برکات سے محروم رہ جاتے تھے۔ افسوس ہے کہ یہ بات ابھی تک بھی جاتی ہے۔ اب کہیں مدارس میں قرآن کریم پڑھانے کا بندوبست کیا گیا ہے۔ مگر وہ بھی ایسا ہے کہ اس سے دراصل کوئی فائدہ نہیں ہو رہا۔ عام بچے اسی طرح قرآن کریم کی برکات سے محروم رہتے ہیں جیسا کہ پہلے تھے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کی تعلیم پر خاص طور سے زور دیا ہے۔ چنانچہ آپ نے تمام اقوام کو چیلنج کیا کہ قرآن کریم کے مقابلہ میں اپنی اپنی الہامی کتابوں کو لے آئیں اور اس کی خوبیوں کے صرف ۱/۵ حصہ کے برابر ہی اپنی کتب کی خوبیاں بیان کر کے دکھائیں اور انعام حاصل کریں۔ آپ نے دراصل قرآن کریم کو ثریا سے اتار کر پھر دنیا میں پیش کیا ہے۔ قرآن کریم پر عمل کرنے پر بڑا زور دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"جب انسان فرقان مجید کی سچی متابعت اختیار کرتا ہے اور اپنے نفس کو اس کے امر و نہی کے بکلی حوالہ کر دیتا ہے۔ اور کامل محبت اور اخلاص سے اس کی ہدایتوں میں غور کرتا ہے۔ اور کوئی اعتراض صوری یا معنوی باقی نہیں رہتا۔ تب اس کی نظر اور فکر کو حضرت فیاض مطلق کی طرف سے ایک نور عطا کیا جاتا ہے۔ اور ایک لطیف عقل اس کو بخشی جاتی ہے۔ جس سے عجیب و غریب لطائف اور نکات علم الٰہی کے جو کلام الٰہی میں پوشیدہ ہیں۔ اس پر کھلتے ہیں۔ اور ابر نیساں کے رنگ میں معارف دقیقہ اس کے دل پر برستے ہیں۔۔۔۔ علوم و معارف جو دوسرے لفظوں میں حکمت کے نام سے موسوم ہیں۔ یہ خیر کثیر پر مشتمل ہونے کی وجہ سے بحر محیط کے رنگ میں ہیں جو کلام الٰہی کے تابعین کو دیئے جاتے ہیں۔ اور ان کے فکر اور نظر میں ایک ایسی برکت رکھی جاتی ہے۔ جو اعلیٰ درجہ کے حقائق حقہ ان کے نفس آئینہ صفت پر منعکس ہوتے رہتے ہیں اور کامل صداقتیں ان پر منکشف ہوتی رہتی ہیں۔ اور تائیدات الٰہیہ ہر یک تحقیق اور تدقیق کے وقت کچھ ایسا سامان ان کے لئے میسر کر دیتی ہیں جس سے بیان ان کا ادھورا اور ناقص نہیں رہتا۔ اور نہ کچھ غلطی واقع ہوتی ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ چہارم حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳)

(باقی)

"اشاعتِ اسلام کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دو"

ارشادات حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ

"اگر تم چاہتے ہو کہ تم خدا تعالیٰ کی برکت حاصل کرو۔ تو آؤ دین کے کام میں لگ جاؤ اور اشاعت اسلام کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کر دو۔۔۔۔۔۔۔ اور یہ مت خیال کرو کہ اگر تم دین کے لئے اپنا مال خرچ کرو گے۔ دین کے لئے اپنی جانیں قربان کرو گے۔ اور دین کے لئے اپنا وقت دو گے تو تمہیں اس سے نقصان ہو گا بلکہ یاد رکھو وَاللّٰہُ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ جب اس طرح مال خرچ کرو گے۔ تو۔۔۔۔۔ دولت تمہارے قدموں میں آئے گی اور یہ چھوٹی چھوٹی قربانیاں تم کو حقیر اور ذلیل نظر آنے لگیں گی۔"

(الفضل ۲۹ مارچ ۱۹۳۵ء)

(وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

مقامِ خلافت — اور — ہماری ذمہ داریاں

(مکرم مولوی محمد یار صاحب عارف سابق مبلغ انگلستان)

اللہ تعالیٰ نے ایک طرف تو دنیوی آرام و آسائش کو پوری رنگینیوں کے ساتھ انسان کے سامنے پیش کر دیا اور دوسری طرف اُس کی صحیح راہنمائی کے لئے گوناگوں سامان مہیا فرما کر زندگی کے اصل مقصد کو پالینے کا انتظام فرما دیا۔ خدا تعالیٰ اگر اُسے عقلِ سلیم دے کر ہی چھوڑ دیتا تو بھی انسان کا فرض تھا کہ وہ اپنے پیدا کرنے والے کو شناخت کرتا لیکن قربان جائیں اُس حکیم و علیم خدا کی حکمتوں پر کہ اُس نے اِس متضاد طاقتوں والی مخلوق کی ہدایت کے لئے دوسرے سامان بھی مہیا فرمائے چنانچہ وقتاً فوقتاً اُس کی طرف سے اُن مقدس وجودوں کو کھڑا کیا گیا جو اپنے اندر صفاتِ الٰہیہ کو ظاہر کر کے اپنی پیدائش کو حق بجانب ثابت کرنے والے تھے جنہوں نے اپنی عملی زندگی سے فرشتوں کی مقدس مخلوق کو (جو انسانی پیدائش کے علم سے گھبرا اُٹھے تھے) یہ جواب دیا کہ بے شک ہم بدی کرنے کی بھی طاقت رکھتے ہیں لیکن ہم نے بدی کی طاقت پر نیکی کو غالب کر کے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہمارے خالق نے جو فرشتوں کو یہ کہا تھا کہ جو مَیں جانتا ہوں تم نہیں جانتے بالکل سچ ہے۔

پھر جس طرح بدی کے محرکات دائمی طور پر اپنا کام کرتے ہیں اسی طرح انسان کے لئے نیکی کے محرکات کا بھی دائمی سامان فرما کر خدا تعالیٰ نے کمال شفقت اور ہر محبت سے بڑھ کر محبت کا ثبوت دیا ہے۔ چنانچہ ایک آدمؑ کو کھڑا کر کے ہی خاموش نہیں ہو گیا بلکہ اُس کے بعد نوحؑ کو بھیجا اور پھر پے در پے بھیجتا ہی رہا بلکہ جب اُس کے کامل علم کے مطابق نبی یا شریعت کے نزول کی ضرورت نہ ہوئی تو وہ پہلے نبی کے جانشین کھڑے کر کے بنی نوعِ انسان کے لئے ہدایت کا سامان مہیا فرماتا رہا چنانچہ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے فرمایا:-

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ
دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ
وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ
اَمْنًا۔

(نور ع ۷)

کہ اللہ تعالیٰ جیسا کہ وہ پہلے سے کرتا آیا ہے آئندہ بھی زمین میں خلفاء مقرر کرتا رہے گا اور ان کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے اُنہیں مضبوطی دے گا اور ان کے خوف کو امن سے بدل دے گا۔ پس انسانوں کی ہدایت کے لئے ایک بہت بڑی نعمت جو اللہ تعالیٰ نے پہلی قوموں کو دی اُس کا اُمتِ محمدیہ سے بھی وعدہ فرمایا ہے۔ اِسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:-

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے
اور جب سے اس نے انسان
کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ وہ
اس سنت کو ظاہر کرتا رہا۔۔۔
۔۔۔۔ غرض دو قسم کی قدرت
ظاہر کرتا ہے (۱) اوّل خود
نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت
کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے
ایسے وقت میں جب نبی کی وفات
کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا
ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں
آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں
کہ اب کام بگڑ گیا۔۔۔۔ تب
خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی
قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی
ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے
پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے
خدا تعالیٰ کے اِس معجزہ کو دیکھتا
ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ
کے وقت میں ہوا۔"

(الوصیت)

پس انسانی ہدایت کی خاطر جہاں اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی بعثت کا سلسلہ جاری فرمایا وہاں ان کے بعد خلفاء قائم کرنے کا سلسلہ بھی قائم فرمایا اور جیسا کہ آیت محولہ بالا، احادیث صحیحہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تشریح مندرجہ الوصیت سے ظاہر ہوتا ہے انبیاء کی طرح خلفاء کو بھی خود اللہ تعالیٰ مقرر فرماتا ہے۔ بے شک اُس کے مبعوث فرمانے اور مقرر فرمانے کے طریق مختلف ہیں لیکن اِس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ ہر دو قدرتوں کے مظہر خود اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ ہوتے ہیں۔ اگر انبیاء کا تقرر تو خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوتا اور خلفاء کا اُس کے ہاتھوں نہ ہوتا تو قرآن مجید میں خدا تعالیٰ خلفاء کھڑے کرنے کا وعدہ اپنی طرف ہرگز منسوب نہ کرتا۔ پھر اِسی حقیقت کی طرف اشارہ کرنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا کہ خدا تجھے ایک کرتہ پہنائے گا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی فرمایا کہ خلافت کا جو کرتہ مجھے پہنایا گیا ہے وہ مَیں انسانوں کے کہنے سے ہرگز نہیں اُتار سکتا۔ اگر انسانوں کی طرف سے یہ نعمت عطا شدہ ہوتی تو یقیناً انہیں واپس لینے کا بھی حق تھا۔ اسی حقیقت کی وضاحت کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں:-

"خدا نے جس کام پر مجھے مقرر
کیا ہے مَیں بڑے زور سے خدا
کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مَیں
اس کُرتے کو ہرگز نہیں اُتار
سکتا۔ اگر سارا جہان بھی اور
تم بھی میرے مخالف ہو جاؤ تو
مَیں بالکل تمہاری پرواہ نہیں
کرتا اور نہ کروں گا۔"

(از خطبہ عید الفطر بدر ۱۴ر اکتوبر ۱۹۰۹ء)

پھر فرمایا:-

"مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی
انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ مَیں
کسی انجمن کو اِس قابل سمجھتا ہوں
کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو
نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ مَیں
اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں
اور اس کے چھوڑ دینے پر
تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی
میں طاقت ہے کہ وہ اِس
خلافت کی رداء کو مجھ سے چھین
لے۔"

(بدر ۴ر جولائی ۱۹۱۲ء)

پھر فرماتے ہیں:-

"مجھے خدا نے خلیفہ بنا دیا ہے
اور اب نہ تمہارے کہنے سے
معزول ہو سکتا ہوں اور نہ
کسی میں طاقت ہے کہ معزول
کرسے۔" (بدر جولائی ۱۹۱۲ء)

پس یہ ایک ثابت شدہ صداقت ہے کہ قدیم سے یہی سنت ہے کہ خدا تعالیٰ خلفاء کو خود مقرر فرماتا ہے۔ بعض نادان یہ دیکھ کر کہ خلافت کا انتخاب مومنوں کی ایک پاک جماعت کے ذریعہ ہوتا ہے دھوکہ کھا جاتے ہیں اور خیال کر لیتے ہیں کہ خلیفہ کا انتخاب خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہوتا حالانکہ قرآنی نص جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی وضاحت فرمائی ہے پکار پکار کر یہ کہہ رہی ہے کہ خلیفہ خود اللہ تعالیٰ مقرر فرماتا ہے ہاں اس کی خاص حکمتوں کے ماتحت یہی مقدر ہو چکا ہے کہ نبی کو وہ براہِ راست مبعوث فرماتا ہے اور خلیفہ برحق کو مومنوں کی جماعت کے ذریعہ مقامِ خلافت عطا فرماتا ہے۔ یہ علیحدہ بحث ہے کہ اگر کوئی ایسا شخص خلافت کا دعویٰ کر دے جو دراصل خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ نہ ہو مگر کچھ لوگوں کو اپنی پیروی پر آمادہ کر کے اپنے حق میں رائے حاصل کر لے تو اُس کے اور خدا تعالیٰ کے مقرر شدہ خلیفہ میں امتیاز کرنے والے کیا امور ہیں؟

سو اگرچہ اِس مضمون میں اِس بحث کی گنجائش نہیں تاہم مختصر طور پر عرض کرتا ہوں کہ قرآن کریم کی جو آیت اوپر درج کی گئی ہے اُس میں اللہ تعالیٰ نے ایسے تین امور بیان فرما دئے ہیں جن سے یہ امتیاز نہایت آسانی سے ہو سکتا ہے۔ اوّل۔ خلیفہ برحق کو منتخب کرنے والی نیک اعمال بجالانے والے مومنوں کی ایک جماعت ہوتی ہے۔ دوئم۔ خدا تعالیٰ اپنے مقرر کردہ خلیفہ کے عقاید کو مضبوطی سے قائم کر دیتا ہے اور سوئم اُس کی خلافت کے قیام کے موقع پر جو خوف اور ڈر ہوتا ہے اُس کو امن سے بدل دیتا ہے۔ غرضیکہ یہ تین موٹے نشان ہیں جن کے ذریعہ سے کسی خلیفہ کے متعلق معلوم کیا جا سکتا ہے کہ وہ خود خدا تعالیٰ کا مقرر کردہ ہے یا نہیں۔

پس جب یہ حقیقت ظاہر ہو گئی کہ کسی نبی کا خلیفہ بھی خود اللہ تعالیٰ ہی مقرر فرماتا ہے تو اُس کی اہمیت اور مقام کو سمجھنے میں کوئی بھی مشکل باقی نہیں رہتی۔ وہ خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ ہوتا ہے اور خدا اپنے بندوں کی ہدایت کی خاطر خود اُس کی راہنمائی فرماتا ہے اور خلیفہ کے مقرر ہونے سے پہلے اور بعد کے حالات میں نمایاں فرق نظر آتا ہے۔ اُس کو مومنوں کے ساتھ شفقت اور رحمت کا وافر حصہ عطا ہوتا ہے۔ چونکہ وہ نبی کا بروز ہوتا ہے اس میں بروزی طور پر نبی کی تمام صفات ظاہر ہوتی ہیں اس لئے اُس کی اطاعت فرض ہو جاتی ہے اور اُس کی نافرمانی کرنے والا اُس کے متبوع نبی کا نافرمان اور آخر کار خدا تعالیٰ کا نافرمان ہو جاتا ہے۔ بعض کم فہم

اور خدا تعالیٰ کے اس دائمی ہدایت کے سامان سے بے خبر لوگ اس معرفت کی بات کو سُنکر پکار اُٹھتے ہیں کہ ایک خلیفہ کی نافرمانی خدا کی نافرمانی کس طرح ہو سکتی ہے حالانکہ اگر وہ قرآن کریم اور دیگر الہامی کتابوں پر غور کریں تو ان کو آسانی سے معلوم ہو سکتا ہے کہ خدا کے پاک بندوں پر پہلے بھی اسی قسم کے اعتراضات کئے گئے جو یہ کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ اپنے مقرر کردہ خلیفہ کے اُس ارفع و اعلیٰ مرتبہ کے مطابق جو اوپر بیان کیا گیا ہے آخری زمانہ کے موعود اور اس کے خلفاء پر ایک ہی ایسے لفظ کا اطلاق فرماتا ہے جو نبی اور اس کے نائب دونوں کے لئے یکساں ہے اور پھر اس پر ایمان لانا ضروری قرار دیتا ہے۔ چنانچہ سورۂ آل عمران میں فرمایا:۔

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا
مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ
اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا۔

یہ آیت آلِ عمران کے آخری رکوع کی ہے۔ سورۂ آل عمران میں عیسائیوں کے غلط عقائد کا ذکر کر کے ان کی تردید کی گئی ہے پھر عیسائیوں کی آخری زمانہ کی دجالی کوششوں کی طرف اشارہ کرنے کے لئے جنگِ اُحد کا کچھ تفصیل سے ذکر کیا اور پیشگوئی فرمائی کہ جس طرح اُحد کی جنگ میں مسلمانوں کو بظاہر شکست ہوئی لیکن وہ دراصل ان کی آئندہ کامیابیوں کی بنیاد تھی اسی طرح آخری زمانہ میں بظاہر اسلام کی مغلوبیت کے بعد اسلام کی فتح ہوگی اور یہ فتح خدا تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ مامور اور اس کے جانشینوں کے ذریعہ ہوگی۔ چنانچہ قرآن کریم کی یہ عظیم الشان پیشگوئی حرف بحرف پوری ہوئی۔ بعینہٖ جنگِ اُحد کی طرح جبکہ دشمنوں نے اپنے خیال میں اسلام کو ختم کر دیا اور اپنی فتح کی خوشی میں اُعلُ ھُبَل (یعنی اے ھُبَل بُت اب تُو دنیا میں سربلند ہو) کے نعرے بلند کرنا شروع کر دیئے۔ آخری زمانہ کے موعود کی بعثت کے وقت عیسائی پادریوں نے یہ نعرہ بلند کیا اور اِس کو بار بار دُہرایا کہ اسلام اب چند دنوں کا مہمان ہے اور یسوع مسیح کی حکومت اب اسلام کے مرکز پر بھی قائم ہو جائے گی۔ تب جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُحد کے میدان میں اُعلُ ھُبَل کے مقابلہ میں اَللّٰهُ اَعْلٰى وَاَجَلُّ (یعنی اللہ تعالیٰ ہی بلند شان اور عظمت والا ہے نہ کہ ھُبَل) کا نعرہ بلند کرنے کا ارشاد فرمایا اسی طرح آپ کے بروز کامل نے مبعوث ہو کر للکارا

کہ

آؤ عیسائیو اِدھر آؤ
نورِ حق دیکھو راہِ حق پاؤ
جس قدر خوبیاں ہیں قرآں میں
کہیں انجیل میں تو دکھلاؤ

چنانچہ سورہ آلِ عمران کے آخر میں اِسی روحانی جنگ کا ذکر کیا گیا ہے اور ایسے مُنادی پر جس کے ذریعہ یہ عظیم الشان پیشگوئی پوری ہونے والی تھی ایمان لانے والوں کا ذکر کر کے اُن کے جذبۂ ایمان و عمل کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ چونکہ اسلامی غلبہ کے وعدہ کی تکمیل کیلئے مسیح موعود کے زمانۂ زندگی کے علاوہ اُس کے جانشینوں کا زمانۂ زندگی بھی شامل کرنا تھا اس لئے نبی یا رسول کی بجائے خدا تعالیٰ نے کمالِ حکمت سے مُنادی کا لفظ استعمال فرمایا جس میں اس کے خلفاء بھی شامل ہیں۔ جس طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعض پیشگوئیاں آپ کے خلفاء کے ذریعہ پوری ہو کر بھی دراصل آپ کے ذریعہ اور آپ کے زمانہ میں ہی پوری ہونے والی تھیں اسی طرح مسیح موعودؑ کے خلفاء کے ذریعہ جو غلبہ اسلام کو حاصل ہونے والا تھا وہ دراصل آپؑ کے ہی ذریعہ اور آپؑ کے ہی زمانہ میں تھا۔ ہمارے اِس استدلال کی تصدیق تفسیر حقانی کے بیان کردہ معنوں سے بھی ہوتی ہے۔ علامہ ابو محمد عبد الحق حقانی دہلوی زیر آیت

رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا
مُنَادِيًا يُّنَادِىْ لِلْاِيْمَانِ الآیہ

لکھتے ہیں:۔

"مُنادی خدا سے مُراد
نبی یا اُس کے نائب اور
قرآن مجید ہے۔"
(تفسیر حقانی ج ۲ صفحہ ۱۶۰)

پس جماعتِ احمدیہ اُس موعود پر ایمان لائی ہے جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اُمتی ہونے کے باعث اُمتی نبی بن کر اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے لئے آیا۔ پھر آپ کے پہلے نائب حاجی الحرمین حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے نائب حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تیسرے نائب حضرت حافظ مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیعت میں شامل ہوئی ہے اور سورۂ آلِ عمران کے آخری رکوع کے مطابق اعمالِ صالحہ بجا لانے کے علاوہ پکار پکار کر یہ دعا کرتی ہے کہ اے خدا ہم نے ایک پکارنے والے کو سُنا اور ایمان لے آئے اب دینِ حق کو تمام ادیان پر غالب کرنے کے جو وعدے تُو نے اپنے نبیوں کے ذریعہ کر رکھے ہیں وہ ہمارے ذریعہ پورے فرما اور ہم سے جو کمی رہ گئی ہے اُس پر پردہ پوشی فرماتے ہوئے جلد سے جلد وہ دن لا جبکہ سارے جہان میں اسلام ہی اسلام ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ہماری کمزوریوں کے سبب غلبۂ اسلام میں تاخیر ہو جائے اور اس طرح ہماری ذلّت و رُسوائی ہو۔

ہمارا جو نقشہ اِس قرآنی پیشگوئی میں پیش کیا گیا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم اُس کے مطابق اپنی زندگیاں بنائیں۔ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ مُنادی کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جبکہ اُس کے ارد گرد جمع ہوئے ہیں تو دل و جان سے اُس کے ہر حکم بلکہ اشارہ پر عمل کریں جیسا کہ اِسی رکوع کی آخری آیت میں حکم دیا گیا ہے۔ تقوٰی کو اپنا شعار بنائیں۔ نہ صرف زبان سے بلکہ اپنے عملی نمونہ سے اسلام کی تبلیغ کرنیوالے ہوں۔ ہم میں اور دوسروں میں ایسا نمایاں فرق ہو کہ دنیا اس فرق کو محسوس کرے۔ اگر ہم صحیح معنوں میں متقی اور پرہیزگار بن جائیں تو نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اُن خلفاء کی صداقت کو ثابت کرنے والے ہوں گے جن کی اتباع کا ہم دعویٰ کرتے ہیں بلکہ اسلام کو بھی جلد از جلد ساری دنیا میں غالب کر کے اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے اللہ تعالیٰ ہمیں ایسا بننے کی توفیق عطا فرمائے

آمین۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور

تزکیۂ نفوس کرتی ہے،

وقفِ عارضی کے سرٹیفکیٹ کے متعلق وضاحت

اعلان کیا جا چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہٖ نے منظور فرمایا ہے کہ جو دوست پانچ سال تک وقفِ عارضی میں شامل ہوں گے انہیں ایک خاص سرٹیفکیٹ دیا جائے گا اس سلسلہ میں ایک دوست کے استفسار پر وضاحت کی جاتی ہے کہ ان پانچ سالوں میں واقف کو اختیار ہے کہ دو ہفتے یا زیادہ عرصہ وقف کرے اس پر کوئی پابندی نہیں۔ ہر سال وقف کرنے پر اسے جس جماعت میں بھیجا جائے گا وہ وہاں عرصۂ وقف گزارے گا۔ ہر سال کے لئے ایک ہی جگہ کا ہونا ضروری نہیں۔

ابو العطاء جالندھری
نائب ناظر اصلاح و ارشاد

تحریکِ جدید کا اُنیسواں مطالبہ ——— دعا

ارشاداتِ عالیہ حضرت فضلِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

"مَیں نے دعا کے لئے کہا تھا اور نصیحت کی تھی کہ دوست یہ دعائیں کثرت سے پڑھا کریں اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ اور رَبِّ كُلُّ شَيْءٍ خَادِمُكَ رَبِّ فَاحْفَظْنَا وَانْصُرْنَا وَارْحَمْنَا۔۔۔۔ دوستوں کو چاہیئے کہ یہ دعائیں پڑھتے رہیں اور ان کے علاوہ اپنی اپنی زبانوں میں زیادہ جوش کے ساتھ بھی دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ رحم کرے اور ہمیں ایسا روحانی غلبہ عطا کرے کہ ہم لوگوں کے خیالات میں۔ افکار میں۔ رجحانات میں۔ ان کے قلوب میں۔ زبانوں میں۔ اعمال میں۔ تمدّن میں۔ دین میں اصلاح کر سکیں تا جیسے خدا کی بادشاہت آسمان پر ہے زمین پر بھی ہو۔"

(وکالتِ دیوان تحریکِ جدید)

درخواستِ دُعا

میری بیٹی دردانہ بیگم میجر شہزاد احمد خان صاحب پتّہ میں پتھری کی وجہ سے بہت بیمار ہے اور یہاں C.M.H میں داخل ہے۔ درد کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ ڈاکٹری مشورہ ہے کہ اپریشن کرایا جائے۔ مَیں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور جماعت کے سب بزرگوں اور بہن بھائیوں کی خدمت میں خاص دعا کے لئے درخواست کرتی ہوں کہ شافیٔ مطلق میری بیٹی کو اپنے خاص فضل اور رحم سے کامل شفا بخشے۔ اور اگر اپریشن ضروری ہے تو اپریشن کو کامیاب فرمائے۔

بیگم میجر محمد اسلم خان صاحب مرحوم
آف کلڈنہ کاٹیج مری حال راولپنڈی

قسط نمبر ۲

میری دادی جان مرحومہ

مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی ربوہ

صفات حسنہ

اماں جی اخلاق فاضلہ کے اعلیٰ مقام پر تھیں ان کی کچھ خوبیوں کا ذکر کرتا ہوں۔ ایک خاص وصف تھا صفائی کا اہتمام۔ نہایت صاف ستھرا اور پاکیزہ رہنے کی عادت تھی۔ وضو پانچوں وقت بلکہ تہجد کے وقت بھی پورے اہتمام سے کرتیں کپڑے صاف ستھرے پہنتیں ہاتھ کے ناخن کبھی بڑھنے نہ دیتیں اپنے آخری دنوں میں جب کہ خود ناخن نہ کاٹ سکتی تھیں میری بیوی عفت یا میری بچی عائشہ سے کٹوا لیتیں۔ جہاں تک نقاہت اجازت دیتی غسل کرنے پر زور دیتیں اپنے جسم اور روح دونوں کو آلائشوں سے پاک رکھتیں۔ کئی سال کا ذکر ہے۔ جب ابھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ ہم میں موجود تھے۔ ابا جان نے مجھے بتایا کہ ایک روز سیر کے دوران جب حضرت صاحب اپنے احمد نگر والے باغ میں تھے آپ نے اماں جان کا ذکر فرمایا اور کہا کہ ایک دفعہ مجھے ملنے آئیں اور پارٹیشن کے بعد کی بات ہے ان کے کپڑے میلے تھے۔ یہ کہہ کر حضور رو پڑے فرمانے لگے کہ ذیلدار کی بیٹی اور کشر کی ساس اور کپڑے میلے ہوں۔

اس واقعہ سے جہاں ہمارے پیارے امام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی اپنے متبعین خصوصاً صحابہ و صحابیات سے شفقت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ وہاں یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ اماں جان کا نا صاف کپڑوں میں ملبوس ہونا ایک غیر معمولی بات تھی۔

ہاتھ سے کام کرنے کی عادت

ایک نمایاں وصف اماں جی کا یہ تھا کہ کبھی بیکار نہ بیٹھتیں۔ ہمیشہ دست با کار و دل با یار رہا۔ قرآن کریم کی آیات اور ادعیہ ورد زبان پر ہوتیں اور ہاتھ کسی نہ کسی کام میں مصروف رہتے قیام دیہ والی میں زمیندار گھرانوں کے معروف سبھی کام خود کر لیتیں۔ دودھ دوہنا دودھ بلونا۔ سوت کاتنا۔ ازار بند بننا۔ سویٹر جراب وغیرہ تیار کرنا غرضیکہ ساری عمر کام میں گذاری آج سے دو سال قبل تک جب فالج کا پہلا حملہ ہوا کوئی نہ کوئی کام ضرور اپنے ذمہ لگا لیتیں۔ فالج کے حملہ کے بعد خدا نے معجزانہ رنگ میں انہیں شفا دی تو پھر آہستہ آہستہ بننا شروع کر دیا۔ ہم بھی اس خیال سے کہ کچھ ہاتھوں کی ورزش ہو جائیگی منع نہ کرتے۔ سوال کرنے سے سخت نفرت تھی اپنا کام خود کرتیں اور باوجود کمزوری کے کسی دوسرے کی امداد کی خواہاں نہ ہوتیں بعض دفعہ رات کے وقت غسلخانہ جانا پڑتا تو کسی کو آواز نہ دیتیں۔ بلکہ خود اکیلے چل پڑتیں قدم لڑکھڑا رہتے مگر ان کا سوال نہ کرنے کا عہد متزلزل نہ ہوتا۔

غنی النفس

نہایت قانع، سیر چشم، متوکل اور نفس کی غنی تھیں۔ باوجود اس کے کہ بچپن اور جوانی کشائش اور فارغ البالی میں بسر ہوئے تھے ابتلائے زمانہ بھی آئے اور پھر تقسیم ملک کے بعد تنگی کا زمانہ بھی آیا گیا آپ کی بشاشت اور اللہ تعالیٰ کا شکر ترقی پذیر رہے۔ مجھے خود سنایا کرتی تھیں کہ میرے بیاہ کے طلائی کنگن (کڑے) آدھ آدھ سیر کے تھے۔ اور چاندی کا زیور تو مبالغہ کی حد تک تھا۔ جب میں پوچھتا کہ وہ سب کیا ہوئے تو کہتیں میں نے دے دیئے اور خوشی سے مسکرا دیتیں۔ زیور عورت کو بہت عزیز ہوتا ہے مگر ان کا دل اس کی محبت سے سرد ہو چکا تھا۔ اور انہیں اس بات کا قلق نہیں بلکہ خوشی تھی۔ تقسیم ملک کے بعد میرے پاس ہی رہیں۔ اماں جی میری چھوٹی بہن محمودہ اور میں ہم تینوں ۱۰۵ اسی ماڈل ٹاؤن میں مقیم ہوئے میں نے ایم ایس سی ابھی پاس کیا ہی تھا اور بوجہ وقفِ زندگی تحریک جدید سے مجھے صرف پینتیس روپے وظیفہ ملتا تھا ان دنوں ہم تینوں صرف ایک پاؤ دودھ صبح کی چائے کے لئے لیا کرتے تھے۔ اماں جان اس میں سے کچھ بچا چھوڑتیں میں پوچھتا تو فرماتیں کہ شاید کوئی مہمان آ جائے اس زمانۂ تنگی میں بھی کبھی کوئی حرفِ شکایت ان کی زبان پہ نہ آیا بلکہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور ایک روحانی مسرت ان کے وجود پر طاری رہتی۔ ان کی اس نیک تربیت سے میری بہن محمودہ بھی اللہ کے فضل سے بہت صابرہ شاکرہ اور نیکی و تواضع میں سبقت لے جانے والی لڑکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے خوش و خرم رکھے اور تمام آفات سے اپنی پناہ میں رکھے۔ آمین۔ وہ دن عجیب دن تھے اس عسر کی حالت میں بھی ہم تینوں سرشار تھے اور نہایت مزے سے بسر ہوتی تھی۔ ماڈل ٹاؤن میں ہمارے دوسرے بہت سے قریبی عزیز تھے کسی کو ہماری حالت سے آگاہی نہ تھی۔ کوئی بھی شخص ہمارے چہروں کی بشاشت کو دیکھ کر اصل حالات کو جانچ نہ سکتا تھا۔ عورتوں میں اکثر یہ کمزوری ہوتی ہے کہ ذرا تنگی آئی تو خدا کی تمام نعمتوں کو بھلا دیا۔ اماں جی کی مثال ایک درخشندہ استثنیٰ ہے اللہ کے شکر سے ان کی زبان ہمیشہ تر رہتی۔ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ خدا نے ان کی اس عادت کو نوازا اور ان کی اولاد کے لئے بے شمار آسائشیں مہیا فرمائیں اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ مزید آسائشیں پیدا فرمائے گا وَنَرْجُو رَحْمَتَهُ۔

بیماری کا پہلا حملہ

آج سے دو سال قبل جب میں حصولِ تعلیم کے لئے انگلستان میں مقیم تھا آپ پر فالج کا حملہ ہوا۔ میری بیوی نے خود اُٹھ کر اپنے بھائی مکرم ڈاکٹر اعجاز الحق صاحب اور ڈاکٹر رءوف یوسف صاحب نیز اپنے چچا مکرم ڈاکٹر عبد الحق صاحب سابق پرنسپل ڈنٹل کالج کو بذریعہ ٹیلیفون اطلاع دی۔ جو اطلاع ملتے ہی ہمارے مکان واقع ماڈل ٹاؤن میں پہنچ گئے۔ فجزاہم اللہ خیرا۔ خدا نے زندگی دینا ہو تو اسباب بھی خود ہی مہیا فرما دیتا ہے۔ حملہ کے بعد اماں جان کی دعا تھی کہ مجھے نصیر کی واپسی تک زندگی ضرور دے۔ اللہ تعالیٰ نے انکی دعا قبول کی اور باوجود پیرانہ سالی کے انہیں شفا مل گئی یہاں تک کہ وہ خود چل پھر لینے کے قابل ہو گئیں۔ مجھے اللہ تعالیٰ نے فائز المرام واپس پاکستان ان کی خدمت میں پہنچا دیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ میرا انگلستان جانا بھی ان کی دعا کا نتیجہ تھا۔ مجھے جانے سے کئی سال قبل کہا کرتی تھیں کہ میں نے تمہارے ولایت جانے کی دعا کی ہوتی ہے خدا انہیں ضرور وہاں ضرور لے جائیگا۔ سو ایسا ہی ہوا۔ اور مخالف حالات اور کمیٔ اسباب کے باوجود خدا نے مجھے اعلیٰ تعلیم کے حصول کی توفیق بخشی۔ پاکستان مراجعت کے بعد میں اماں جی اور بچوں کو مستقل طور پر ربوہ لے آیا جہاں وہ میرے ساتھ مقیم رہیں۔ گویا پچھلے بیس سال سے وہ اپنے وجود کی برکت اور اپنی مستجاب دعاؤں سے ہمیں نوازتی رہیں۔ ہماری والدہ کی فوتیدگی کے بعد جو رفاقت انہوں نے ہمیں اور خصوصاً مجھے بخشی اُسے پوری وفاداری کے ساتھ آخر دم تک نبھایا۔

وفات کی قبل از وقت خبر

انہیں اطلاع مل چکی تھی کہ انکا آخری وقت قریب ہے چنانچہ عید الاضحیہ کے موقع پر میری بیوی سے کہا کہ یہ میری آخری عید ہے پھر پچھلے ایک ماہ سے روزانہ صبح مجھے کہتیں کہ مجھے خواب آتے ہیں میں سمجھ جاتا مگر ٹال دیتا اور یہ پوچھتا کہ کیا خواب آتے ہیں مذاقاً کہتا کہ آپ کا معدہ ٹھیک کام نہیں کرتا آپ کھانا کم کر دیں حالانکہ ان کی غذا پہلے ہی نہ ہونے کے برابر تھی اگلے روز وہ پھر کہتیں کہ مجھے خواب آیا ہے ایسا مسلسل کئی روز ہوا اور غالباً وفات سے دو ایک روز قبل کم ہو تا رہا ہو گا۔ مگر بعد میں وہ بیان کرنا چھوڑ گئی تھیں کیونکہ میں سننے کے لئے اپنے آپ کو تیار نہ پاتا تھا ہمارے عزیزوں میں سے ایک خاتون جو انہیں ملنے آیا کرتی تھیں نے بتایا کہ وفات سے چند روز قبل مجھے کہنے لگیں کہ میں دن کے وقت تمہارے پاس ہوتی ہوں مگر رات کو مردہ روحوں کے پاس رہتی ہوں۔ وقت مقدر آ چکا ہے مگر انسان غفلت کا شکار ہے میں یہی سمجھتا رہا کہ اماں جان ہمارے پاس ابھی بہت دیر رہیں گی۔ کالج کے ایک سائنسی سفر کے سلسلہ میں جناب بیل سے ہم روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل میں سلام کیلئے حاضر ہوا تو وعلیکم السلام کہا مگر خلافِ معمول میری واپسی کے متعلق کسی خاص اشتیاق کا اظہار نہ کیا حالانکہ قبل ازیں مجھے ایک آدھ دن کے لئے بھی کہیں جانا ہوتا تو دنیا کی کئی باتیں یاد دلا کر فرماتیں کہ فلاں کب لوٹے گا۔ اب کی مرتبہ ایسا نہ کیا۔ وہ شاید پہلے ہی اپنا رشتہ اس دنیا سے منقطع کرنے کی تیاری فرما رہی تھیں اور عالم بالا سے نامہ و پیام ہو رہے تھے ۲۶ تاریخ بروز بدھ صبح تین چار بجے کے قریب فالج کا دوسری مرتبہ حملہ ہوا۔ اُس وقت گھر میں صرف میری بیوی اور تینوں بچے ہی موجود تھے میرا برادر نسبتی حمید احمد خان اپنا بھو بھی مسعودہ کو اور ابا جان اور اپنی دادی جان کو بلا لایا۔ طبی امداد جیسی بھی میسر آ سکتی تھی دی گئی مگر اماں جان بیہوش تھیں اور اگلے روز صبح چھ بجے اسی حالت میں اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی انا للہ و انا الیہ راجعون میں اسی روز بذریعہ جناب صبح دس بجے ربوہ پہنچا یعنی آپ کی وفات سے کوئی چار گھنٹے بعد۔ مجھے اس واقعہ حادثہ کی اطلاع یہاں پہنچ کر ملی۔ گویا اماں جان کو دوبارہ دیکھنے کی حسرت دل ہی میں رہی اور ان کی بیماری میں انکی کوئی خدمت نہ کر سکا۔ اب سوچتا ہوں کتنی کوتاہیاں ہیں جو ہم سے سرزد ہوئیں مگر انہوں نے اپنی وسعت قلب اور شفقت و محبت کی چادر میں ڈھانپ لیں، ہر ایک سے یہی کہتیں کہ عفت اور نصیر نے میری بڑی خدمت کی ہے حالانکہ ہم نے کچھ بھی نہ کیا۔ یہ ان کی مادرانہ شفقت کی نظر تھی جو بچوں کی کوئی کمزوری نہیں دیکھ سکتی اللہ تعالیٰ ہماری مغفرت فرمائے۔ اور ان کے اجر سے ہمیں محروم نہ کرے۔ آمین۔

شکریہ احباب: ان سب عزیزوں اور بزرگوں کا دلی شکریہ جنہوں نے اس غم میں ہماری ڈھارس بندھائی۔ ربوہ میں سب سے زیادہ ہمدردی بیچ پاک کے خاندان نے کی ان کے شرف اور مرتبہ اور اخلاق فاضلہ کے شایان شان یہی اعلیٰ مقام انسانیت ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اور دیگر تمام احباب کو جنہوں نے ہماری دلجوئی کی دین و دنیا میں فائز المرام کرے۔ اور انہیں ہر قسم کے ہم و غم سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ احباب سے گذارش ہے کہ اپنی دعاؤں سے ہماری ڈھارس بندھائیں۔

واقفینِ وقفِ عارضی کے نام

وقف عارضی میں عملی حصہ لینے کی جن احباب کو توفیق مل چکی ہے ان کی ناموں کی سابقہ آخری فہرست ۲۵/۲۶ فروری کے الفضل میں شائع ہوئی تھی اب اس کے بعد کے اسماء شائع کئے جاتے ہیں تاکہ دوست ان کے لئے بھی دعا فرمائیں (نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

۵۰۱	مکرم عبدالستار صاحب	سمن آباد لاہور
۵۰۲	مکرم حکیم بشیرالدین عبیداللہ صاحب	اکال گڑھ
۵۰۳	مکرم مشتاق احمد صاحب	ادونس روڈ لاہور
۵۰۴	مکرم چوہدری ناذ احمد صاحب ناصر	ڈرگ کالونی کراچی
۵۰۵	مکرم محمد حمید احمد صاحب	لاہور
۵۰۶	مکرم قریشی محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ	لاہور
۵۰۷	مکرم اللہ بخش صاحب	دارالفضل کنری
۵۰۸	مکرم سید افتخار حسین صاحب	ناظم آباد کراچی
۵۰۹	مکرم چوہدری محمد شریف صاحب	چک ۶۲ جنوبی سرگودھا
۵۱۰	مکرم شیخ غوث بخش صاحب ہیڈ ماسٹر	مودو
۵۱۱	مکرم محمد سعید احمد صاحب	نزد ریلوے گودام لاہور
۵۱۲	مکرم مستری محمد ابراہیم صاحب	دارالیمن ربوہ
۵۱۳	مکرم تاج دین صاحب	موضع مانگا سیالکوٹ
۵۱۴	مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب	لدام نگمہ لاہور
۵۱۵	مکرم ڈاکٹر فقیر محمد صاحب	قمر آباد نوابشاہ
۵۱۶	مکرم طاہر احمد صاحب ملک	سلطان پور لاہور
۵۱۷	مکرم عبدالشکور صاحب اسلم	ڈرگ کالونی کراچی
۵۱۸	مکرم سید بشیر احمد صاحب	کنری
۵۱۹	مکرم محمد رفیق احمد صاحب	ایم۔ این سنڈیکیٹ کنری
۵۲۰	مکرم محمد افضل صاحب	کلاسوالہ سیالکوٹ
۵۲۱	مکرم اعجاز احمد صاحب سٹیڈیم کوارٹرز	لاہور
۵۲۲	مکرم ماسٹر محمد سلیم صاحب ناصر	سانگھڑ
۵۲۳	مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب	وحدت کالونی لاہور
۵۲۴	مکرم فیض احمد صاحب	دارالیمن ربوہ
۵۲۵	مکرم اللہ یار صاحب بلالی	کوٹ قاضی ضلع جھنگ
۵۲۶	مکرم حاجی غلام محمد صاحب	دارالیمن ربوہ
۵۲۷	مکرم حاجی اصغر علی صاحب	راجپوت بس سروس سرگودھا
۵۲۸	مکرم صلاح الدین صاحب	C.M.H لاہور کینٹ
۵۲۹	مکرم جمال الدین صاحب	دارالرحمت ربوہ
۵۳۰	مکرم ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب	۳۸۳/ج ب پورہ پیراں
۵۳۱	مکرم رانا منیر احمد صاحب	دارالنصر ربوہ
۵۳۲	مکرم محمد ارشاد صاحب	رحمان پورہ لاہور
۵۳۳	مکرم احسان اللہ صاحب	نبی سر روڈ
۵۳۴	مکرم رفیق احمد صاحب بٹ	ترسکہ سیالکوٹ
۵۳۵	مکرم چوہدری رشید احمد صاحب باجوہ	چک ج ب لائل پور
۵۳۶	مکرم ناظر علی خاں صاحب	چک ۱۱۷/ر ب کھیم سنگھ والا لائلپور
۵۳۷	مکرم محمد شفیع صاحب ہاشمی	مایر کینٹ کراچی
۵۳۸	مکرم امین اللہ خاں صاحب سالک	دارالنصر ربوہ
۵۳۹	مکرم افتخار احمد صاحب ایاز	ذ/ف افریقہ) ربوہ
۵۴۰	محترمہ امۃ الباسط صاحبہ ایاز	″ ربوہ
۵۴۱	مکرم محمد دین صاحب	دارالعلوم ربوہ
۵۴۲	مکرم خان محمد یوسف خاں صاحب	دارالعلوم ربوہ
۵۴۳	مکرم ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب	سانگلہ ہل
۵۴۴	مکرم محمد اسمٰعیل صاحب	دارالنصر ربوہ

(باقی)

لجنہ اماء اللہ گجرات کے سالانہ جلسہ کی مختصر روداد

۱۳، ۱۴ مئی ۱۹۶۷ء کو حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ) ربوہ سے ہمارے جلسہ میں شرکت کے لئے یہاں تشریف لائیں۔

پہلا اجلاس مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۶۷ء

لجنہ اماء اللہ گجرات کے زیر اہتمام پہلا اجلاس ۱۳ مئی ۱۹۶۷ء کو شام ۵ بجے لیڈیز کلب گجرات میں منعقد ہوا۔ غیر احمدی مستورات نے بھی شرکت کی۔ محترمہ بیگم سی۔ اے سعید صاحبہ ڈپٹی کمشنر گجرات نے صدارت کے فرائض انجام دیے۔

کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ درثمین کی ایک نظم پڑھی گئی۔ بعد ازاں محترمہ آپا جان صاحبہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ محترمہ آپا جان صاحبہ کی تقریر اسوۂ حسنہ کے موضوع پر تھی جس میں آپ نے نہایت ہی مفید اور نصیحت آموز دلائل قرآن پاک اور احادیث سے پیش کئے مستورات کو بتایا کہ اگر وہ اپنی اولاد کی تربیت اس رنگ میں کریں کہ وہ صحیح مسلمان بنیں تو یہ بات مشکل نہیں کہ مسلمان جو برائے نام کے مسلمان رہ گئے ہیں قرن اول کی روایات تازہ کریں جبکہ وحشی عرب قبائل نے اسلام قبول کرنے کے بعد دنیا پر یہ ثابت کر دیا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جسے دین فطرت کہا جا سکتا ہے۔ اسلام ہی ایک زندہ مذہب ہے جس کی کتاب زندہ اور جس کی تعلیم بھی زندہ ہے اگر ہم اس تعلیم پر صحیح معنوں میں عمل کریں تو ان تمام اخلاقی پستیوں کو ختم کیا جا سکتا ہے جس کا مسلمان آج شکار ہو چکے ہیں۔

آپ نے فرمایا اسلام کا مطلب یہ نہیں کہ صرف منہ سے کلمہ توحید پڑھ لیں انسان صحیح معنوں میں اس وقت تک مسلمان نہیں کہلا سکتا جب تک ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے اخلاقی نظام اور قرآن پاک کی تعلیم پر عمل نہ کریں یہ اجلاس شام سات بجے ختم ہوا

دوسرا اجلاس

دوسرا اجلاس مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۶۷ء مسجد احمدیہ گجرات میں صبح ۸ بجے شروع ہوا اس میں گجرات کے علاوہ مندرجہ ذیل لجنات نے بھی شرکت کی۔

گجرات۔ شیخ پور۔ کارہ کلاں۔ سدھمی سوک کلاں۔ شادیوال۔ کھوکھر غربی۔ معین الدین پور۔ گوبیکی۔ فتح پور۔ کھادیال

اجلاس کا افتتاح تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعد ازاں تین نظمیں پڑھی گئیں اس کے بعد محترمہ سیدہ آپا جان صاحبہ نے لجنات کو خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا جہاں ہو سکے احمدی مستورات اپنی اولاد کی صحیح تربیت کریں۔ نماز کی پابندی کرنا سکھائیں سکول کی تعلیم سے قبل بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھائیں۔ سکول کی تعلیم کے ساتھ احمدی بچوں کو جماعت احمدیہ کے لٹریچر اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ اس رنگ میں کرائیں کہ وہ اپنی تعلیم کا خیر و خیال کریں تاکہ صحیح معنوں میں احمدی بن سکیں اور دیگر مذاہب کے سوالات کا مدلل جواب دے سکیں قرآن کریم ناظرہ پڑھ لینے کے بعد باترجمہ قرآن بھی پڑھیں تاکہ قرآن کریم کی اصل تعلیم سے بہرہ ور ہو سکیں۔ کیونکہ کسی بھی کتاب کے معنی لفظ سے اس وقت تک استفادہ نہیں کیا جا سکتا۔ جب تک اس کے اصل مقاصد طالب کو سمجھا نہ جائے۔

دوسری چیز جس پر محترمہ آپا جان صاحبہ نے زیادہ زور دیا۔ وہ مختلف رسومات تھیں۔ جیسے قُل وغیرہ کی رسم حالانکہ اس رسم کا ابتدائی اسلام یعنی آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے خلفائے راشدین کے زمانے میں کوئی وجود نہ تھا۔ اسی طرح شادی بیاہ میں حیثیت سے بڑھ کر جہیز دینا وغیرہ

آپ نے فرمایا کہ ربوہ میں قرآنی اور دینی تعلیم کی غرض سے جو تبلیغی کلاس شروع کی گئی ہے وہ اپنی بچیوں کو بھیجیں تاکہ ان کی دینی معلومات میں اضافہ ہو۔

اس کے بعد آپا جان نے دیہات سے آنے والی لجنات کو چندہ ادا کرنے اور لجنات کو مضبوط کرنے کی نصیحت کی۔

دعا کے بعد تقریباً ۱۲ بجے اجلاس ختم ہوا۔

امینہ اسحاق

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ گجرات

امتحان انصار اللہ مرکزیہ دوم

سنہ ۱۹۶۷ء حصہ ۲۶

تاریخ امتحان ۱۶/۶/۶۷ بروز جمعہ برائے ربوہ
۱۸/۶/۶۷ بروز اتوار برائے بیرونجات

نصاب معیار اوّل (۱): ترجمہ قرآن مجید نصف اول پارہ ہشتم
″ ″ (۲) دعائیں استخارہ کی اور کھانے کے بعد کی۔

نصاب معیار دوم: قرآن مجید ناظرہ جتنا پڑھا ہو یا قاعدہ یسرنا القرآن
سنانا اور دعائیں زبانی

معیار دوم ناخواندہ اور معذورین کے لئے ہے۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۲۳ مئی۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ غیر ملکی امداد سے نجات حاصل کرنے اور اقتصادی طور پر خود کفیل ہونے کے لئے برآمدی تجارت کو فروغ دینے کی رفتار تیز تر کر دینی چاہیئے انہوں نے کہا کہ ہم صرف اپنی قوت اور خود اعتمادی کے بھروسے پر خوشحالی اور باعزت زندگی گزار سکتے ہیں وہ ایکسپورٹ پروموشن کونسل کے تیسرے سالانہ اجلاس میں افتتاحی تقریر کر رہے تھے۔ اجلاس میں مرکزی وزیر تجارت مسٹر غلام فاروق۔ سفارتی نمائندوں، اعلیٰ سرکاری افسروں اور ممتاز تاجروں نے شرکت کی۔

صدر مملکت نے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا کہ پاکستانی تاجر اور صنعتکار حکومت کے تعاون سے ملک کی برآمدات کو بڑھانے کی مقدور بھر کوشش کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان اسی صورت میں دنیا میں بلند مقام حاصل کر سکتا ہے کہ حکومت اور عوام مشترکہ طور پر قومی ترقی کی جدوجہد میں حصہ لیں۔ انہوں نے کہا کہ ملک کو اقتصادی میدان میں خود کفیل ہونے اور بیرونی امداد سے نجات حاصل کرنے کی جتنی ضرورت آج ہے اس سے پہلے کبھی نہیں تھی۔

● قاہرہ ۲۳ مئی۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے نیم سرکاری ترجمان اخبار الاہرام نے انکشاف کیا ہے کہ برطانیہ نے اسرائیل کی مدد کے لئے قبرص میں مقیم اپنی فوج کو بحرین اور جنوبی عرب منتقل کرنا شروع کر دیا ہے اس کے علاوہ مشرق وسطیٰ کے برطانوی اڈوں پر موجود افواج کو تیار رہنے کا حکم دے [illegible] ہے مبصرین نے کہا ہے کہ آئندہ چوبیس گھنٹے فیصلہ کن ثابت ہوں گے۔

ادھر کل عراق فوجیں اسرائیل کے متوقع حملے کا مقابلہ کرنے کے لئے متحدہ عرب جمہوریہ پہنچ گئی ہیں۔ اس طرح اب اسرائیلی سرحد پر عرب فوجوں کی نقل و حرکت بڑھ گئی ہے۔ اور کسی وقت بھی خطرناک تصادم ہو سکتا ہے۔

● اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل اوتھان صدر ناصر سے ملاقات کے دوران مشرق وسطیٰ میں اقوام متحدہ کی فوج کو کسی نہ کسی صورت میں موجود رکھنے کے سوال پر تبادلہ خیال کریں گے۔ عالمی ادارے کے ایک ترجمان کے مطابق اوتھان جو کل رات صدر ناصر سے ملاقات کے لئے قاہرہ جا رہے ہیں عرب اسرائیل جنگ کو روکنے کے لئے مشرق وسطیٰ میں اقوام متحدہ کی فوج کی موجودگی کو لازمی سمجھتے ہیں

● سیالکوٹ ۲۳ مئی۔ سیالکوٹ کے قریب پاکستان اور بھارت کی فوجوں میں جھڑپ کے بعد سب سیکٹر کمانڈروں کی جو کانفرنس ہو رہی تھی وہ ناکام ہو گئی ہے اب اس سلسلہ میں سیکٹر کمانڈر بات چیت کریں گے۔ سب سیکٹر کمانڈروں کی کانفرنس کی ناکامی کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ بھارتی کمانڈر اپنے غلط موقف پر ہٹ دھرمی سے قائم ہیں اور کوئی معقول بات سننے کو تیار نہیں۔ بات چیت میں اقوام متحدہ کے مبصر بھی شریک تھے۔

واضح رہے کہ پاکستان اور بھارت کی فوجوں کے درمیان یہ جھڑپ گذشتہ جمعہ کو ہوئی تھی جب بھارت کی سرحدی فوج اور باقاعدہ فوج کے دستے اچانک پیش قدمی کر کے کھیری کے قریب پاکستانی علاقے میں گھس آئے۔ اور پاک سرحدوں کے محافظوں پر ہلکی توپوں اور دوسرے خود کار ہتھیاروں سے فائرنگ شروع کر دی۔

● لندن ۲۳ مئی۔ بھارت کی فضائی فوج کے کمانڈر انچیف ایئر مارشل ارجن سنگھ برطانیہ کے پانچ روزہ خیر سگالی کے دورہ پر لندن پہنچ گئے۔

● لاہور ۲۳ مئی۔ خانیوال کے قریب گذشتہ رات ایک ٹرک اور مسافر ٹرین کے تصادم میں دو افراد ہلاک اور ایک شدید زخمی ہو گیا۔ ہلاک ہونے والوں میں ٹرک کا ڈرائیور اور ایک دوسرا شخص شامل ہیں۔ ٹرک کے کلینر کو معمولی چوٹیں آئیں۔

دریں اثناء لائل پور سے ہمارے نمائندہ خصوصی نے اطلاع دی ہے کہ کل رات محلہ طارق آباد لائل پور کے قریب ریلوے پھاٹک پر ایک عورت فضل بی بی اور اس کی کمسن بچی تیز چلتی گاڑی کے نیچے آ کر ہلاک ہو گئیں۔ فضل بی بی اپنا تنور بند کرنے کے بعد بچوں کو ساتھ لے کر ریلوے کالونی سے گھر جا رہی تھی۔ حادثہ میں اس کا لڑکا بال بال بچ گیا۔

● سائیگون ۲۳ مئی۔ امریکی سراغرسانوں نے خبر دی ہے کہ ویٹ کانگ گوریلوں نے سائیگون کی بندرگاہ اور فوجی چھاؤنی تباہ کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ گوریلے بندرگاہ اور چھاؤنی کے علاقہ پر روسی ساخت کے ۱۴۰ ایم ایم کے راکٹوں سے حملہ کریں گے۔ جو سات میل کی دوری سے نشانہ پر ٹھیک ٹھیک مار کر سکتے ہیں۔ دریں اثناء امریکہ کی بری اور فضائی فوجوں نے سائیگون کے ارد گرد آٹھ آٹھ میل کے علاقہ کو فوجی علاقہ قرار دینے کا فیصلہ کیا ہے۔

امریکی سراغرسانوں کی اطلاع کے مطابق روس نے گوریلوں کو خطرناک قسم کے راکٹ فراہم کر دیئے ہیں۔ گوریلوں نے انہی راکٹوں سے ۱۲ مئی کو بین ہوا کے امریکی اڈہ پر حملہ کیا تھا۔ یہ اڈہ سائیگون سے صرف ۱۶ میل شمال مغرب میں واقع ہے گوریلوں نے دو سال قبل بھی اس اڈے پر اچانک حملہ کر کے متعدد طیارے تباہ کر دیئے گئے تھے

● ہانگ کانگ ۲۳ مئی۔ ریڈیو پیکنگ کے نشریہ کے مطابق حکومت چین نے شمالی ویٹ نام کے دار الحکومت ہنوئی پر امریکی طیاروں کی بار بار بمباری کی مذمت کی ہے اور اعلان کیا ہے کہ چینی ویٹ نام کے بہادر عوام کا ساتھ دینے کے لئے عبوری طرح تیار رہے گا۔

فوری ضرورت ہے

ہمیں تجربہ کار، دیانتدار۔ سمجھدار۔ صحت مند اور محنتی

آٹوموبائیل فورمینوں AUTOMOBILE FOREMEN

کی فوری ضرورت ہے جو کم از کم میٹرک پاس ہوں اور موٹر کاروں کی مرمت کا وسیع تجربہ رکھتے کے علاوہ موٹر کاروں کی ورکشاپ کو چلانے کی اعلیٰ انتظامی قابلیت رکھتے ہوں تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ درخواستیں مع جملہ کوائف و سندات کی نقول مندرجہ ذیل پتہ پر جلد از جلد ارسال کی جائیں!

ماڈرن موٹرز لمیٹڈ پوسٹ بکس ۸۹
پشاور روڈ راولپنڈی۔

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ

ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کا مئی کا شمارہ خریدار اصحاب کی خدمت میں پوسٹ کیا جا چکا ہے۔ ہفتہ عشرہ تک پرچہ نہ ملنے کی صورت میں اگر دفتر کو اطلاع کر دی جائے تو پرچہ دوبارہ ارسال کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ماہنامہ انصار اللہ ایک تربیتی رسالہ ہے اور ہر گھر میں اس کی موجودگی ساری جماعت کے لئے نہایت خوشکن نتائج پیدا کر سکتی ہے کیونکہ اس سے نیچے جوان اور بوڑھے عورتیں اور مرد سب یکساں طور پر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

مئی کے شمارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ایمان افروز تحریرات اور ارشادات کے اقتباسات کے علاوہ مندرجہ ذیل مضامین شامل اشاعت ہیں۔

اداریہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ تحریکات اور غلبۂ اسلام کے ضمن میں ان کی بنیادی اہمیت کو پیش کیا گیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ کی ہر تحریک ایک خاص اہمیت کی حامل ہے لیکن جب تمام تحریکات کو یکجائی طور پر دیکھا جائے تو ان کی اہمیت کا احساس اور بھی بڑھ جاتا ہے اور حقیقی طور پر یوں محسوس ہونے لگتا ہے کہ اس دور میں اسلام کے غلبہ کے لئے یہ تحریکات ہماری دیگر تمام سکیموں کا ایک جزو لاینفک ہیں

محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی گذشتہ جلسہ سالانہ کے موقع پر کی گئی تقریر کا ایک حصہ جو خلافت ثالثہ کے قیام اور ہماری ذمہ داریوں کی تفاصیل پر مشتمل ہے وہ بھی پیش کیا گیا ہے اس تقریر کا بنیادی نکتہ کامل اطاعت ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ کامل اطاعت ہی سے جماعت خلافت کی برکات کو صحیح رنگ میں حاصل کر سکتی ہے۔

پروفیسر محبوب عالم صاحب خالد جو مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے قائد عمومی بھی ہیں ایک کہنہ مشق لکھنے والے ہیں۔ آپ کے مضامین ہمیشہ دلچسپی کا باعث ہوتے ہیں اس شمارہ میں آپ نے خدا کی زندہ تجلیات اور ان کے ثمرات پر مضمون لکھا ہے جو امید ہے کہ خاص طور پر پسند کیا جائے گا۔ ان کے علاوہ مکرم مولانا عبد المالک خان صاحب کا مضمون بدظنی اور اس کے نقصانات اور مکرم مولوی صدر الدین صاحب کا مضمون نکاتِ معرفت اور مسعود احمد صاحب دہلوی مدیر ماہنامہ انصار اللہ کا مضمون "حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر ہرگز فوت نہیں ہوئے" بھی شامل اشاعت ہیں۔

حسب معمول بچوں کے صفحات اور مرکزی اعلانات بھی پرچے میں موجود ہیں۔

احباب خود بھی اس پرچے کو پڑھیں اور دوستوں کو بھی پڑھائیں سالانہ چندہ صرف چھ روپے ہے۔

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ مرکزیہ ربوہ۔

تعلیم الاسلام کالج کا جلسۂ تقسیم اسناد و انعامات (بقیہ صفحہ اوّل)

کیونکہ کسی قومی پروگرام کو معدودے چند مراکز میں محدود رکھنا مناسب نہیں۔

آپ نے رپورٹ میں اس امر پر تشویش کا اظہار فرمایا کہ کالجوں میں انگریزی کا معیار افسوسناک حد تک پست ہوتا جارہا ہے۔ آپ نے اردو اور انگریزی دونوں میں ترقی کی اہمیت پر زور دیا آپ نے فرمایا بہتر ہوگا کہ سرکاری کانفرنسوں اور مذاکروں کے ذریعہ اور بعض عملی پروگراموں کے ذریعہ یہ حقیقت قوم پر واضح کی جائے کہ اردو کا اپنا مقام اور انگریزی کا اپنا مقام ہے۔ ان میں سے کسی ایک کو نظرانداز کرنے سے تعلیم کو فائدہ نہیں نقصان ہوگا۔

آخر میں محترم پرنسپل صاحب نے ڈگریاں حاصل کرنے والے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے انہیں نصیحت کی کہ زندگی کی دوڑ میں وہی کامیاب ہوتے ہیں جو تیاری کے زمانہ کی اہمیت کو سمجھتے اور اس سے پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب تم زندگی کی دوڑ میں شامل ہوکر اپنا اپنا کام سنبھالو گے تو تب رہے کام آنے والے وہ لمحات۔ وہی دن رات وہی ہفتے اور وہی ماہ و سال ہوں گے۔ جو تم نے محنت سے آئندہ زندگی کی تیاری میں گزارے ہوں گے۔ پس کالج کا زمانہ ایک بہت بڑی نعمت ہے اور نعمت کا حق یہ ہے کہ اس کی قدر کی جائے۔ اور قدر کرنے کا صحیح طریق یہ ہے کہ اسے قیمتی سرمایہ سمجھ کر بہترین مصرف میں لایا جائے۔ جس طرح اس دنیا کی زندگی کا حساب آخرت میں ہوتا ہے ٹھیک اسی طرح طالب علم کی زندگی کا حساب عملی زندگی میں قدم رکھتے ہی شروع ہو جاتا ہے سو تعلیم کے زمانہ کی خوب قدر کرو۔ اگر کچھ خامیاں رہ جائیں تو انہیں پورا کرنے کی کوشش کرو اور ترقی کی دوڑ میں ہر طرح لیس ہوکر نکلو۔ عزم اور استقلال سے قدم آگے سے آگے رکھتے چلے جاؤ تمہارے سامنے ملک و ملت اور بنی نوع انسان کی خدمت کا وسیع میدان ہے۔ میں تمہیں خدمت کا پیغام دیتا ہوں کہ اس خدمت میں تمہاری حقیقی کامیابی ہے۔

کالج کی سالانہ رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی محترم پروفیسر نامدار خان نے یونیورسٹی کے امتحانات میں خصوصی امتیاز حاصل کرنے والے نیز کھیل کے میدانوں میں جوہر دکھا کر نام پانے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔

محترم پروفیسر نامدار خاں صاحب کا خطاب

انعامات تقسیم فرمانے کے بعد محترم پروفیسر نامدار خاں صاحب نے اساتذہ کرام اور طلبہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا میں نے آپ کی سالانہ رپورٹ کو بڑی دلچسپی کے ساتھ سنا ہے جو عظیم کام آپ کر رہے ہیں وہ آپ ہی کا حصہ ہیں آپ کو اور اس کالج کی انتظامیہ کو تہہ دل سے مبارکباد دیتا ہوں۔

تعلیمی ترقی کے ضمن میں کالج کی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے اس امر پر مسرت اور اطمینان کا اظہار کیا کہ کالج میں بعض تدریسی مضامین مثلاً فزکس، کیمسٹری اور ریاضی پر خصوصی توجہ دی جارہی ہے جو قومی نقطۂ نگاہ سے بہت ضروری ہے۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ ان مضامین میں معیاری تعلیم کا انتظام کرنے کے بعد اقتصادیات اور حیاتیاتی سائنسوں کو بھی پوسٹ گریجویٹ سطح تک لانے کی کوششیں جاری رکھی جائیں۔ اس ضمن میں آپ نے حکومت کی طرف سے ہر ممکن اعانت اور تائید و حمایت کا یقین دلایا۔ آپ نے کالج کے اساتذہ کی تندہی جانفشانی اور فرض شناسی کو بہت قابل تحسین و ستائش قرار دیا۔ آپ نے بالعموم ملک کے تعلیمی اداروں کے ترقیاتی منصوبوں کے بارہ میں عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے کہا ان منصوبوں میں تمام تر توجہ عمارتوں پر ہی مرکوز ہوتی ہے۔ اور ان عمارتوں میں کام کرنے والے انسانوں کے مسائل اور ان کے مفاد نظرانداز کر دیئے جاتے ہیں۔ حالانکہ کالج عبارت ہوتا ہے پڑھنے والوں اور پڑھانے والوں میں مسلسل آرزو و جستجو، سوز و ساز روحی اور پیچ و تاب رازی کے پروان چڑھنے سے۔ یہ عناصر اعلیٰ تعلیمی درسگاہ کے لوازمات کا درجہ رکھتے ہیں۔ اس کے بغیر کوئی کالج محض عالی شان عمارت کے بل صحیح معنوں میں کالج نہیں بن سکتا۔

آپ نے نوجوانوں کی ہمہ جہتی علمی ترقی کے پیش نظر ان کی نفسیات اور ارتقائی منازل کی خصوصیت کو پوری طرح سمجھنے اور محبت ہمدردی اور توجہ کے ساتھ ان کی رہنمائی کرنے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔

آپ نے کالج میں آنرز کورسز رائج کرنے کی مساعی اور اساتذہ کالج کے اپنے ذاتی علمی معیار کو بلند کرنے کی جد و جہد کو بہت سراہا چنانچہ فرمایا ـــــ "آپ کا یہ ادارہ پاس کورسز کے علاوہ آنرز کورسز رائج کرنے میں بھی گہری دلچسپی رکھتا ہے آپ کا یہ منصوبہ بہت حوصلہ افزا اور قابل ستائش ہے۔ پھر آپ کے اساتذہ اپنے ذاتی تعلیمی معیار کو بلند کرنے میں ہمہ تن کوشاں ہیں۔ خدا کرے کہ یہ طرز عمل ہمارے ملک کے تمام اساتذہ میں عام ہو جائے اور اس کی اہمیت کا پورا پورا اعتراف ہو"

آپ نے علمی ترقی کے موجودہ دور میں طلباء اور اساتذہ دونوں کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرمایا موجودہ دور میں نت نئے علمی انکشافات اس سرعت سے ہو رہے ہیں کہ گویا علمی سطح پر ایک چڑھائی اور یلغار کی کیفیت رونما ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر استاد اور شاگرد دونوں کی ذمہ داری بہت بڑھ گئی ہے وہ دن گئے جب استاد اپنے بیس سال پرانے نوٹ لے کر جماعت کو مطمئن کر لیتے تھے۔ اسی طرح وہ دن بھی بیت گئے جب شاگرد کرکٹ اور ٹینس کھیل کر کوشش اور محنت کئے بغیر تعلیم حاصل کر لیتے تھے آج کل کے اساتذہ اور شاگرد دونوں کے لئے مسلسل کاوش عرق ریزی اور استقلال سے کام لینا اور بیسویں صدی کے نصف آخر کی علمی یلغار کے دوش بدوش چلنا اشد ضروری ہے ورنہ وہ زمانہ سے بہت پیچھے رہ جائیں گے اور ہماری قوم معرض خطر میں پڑ جائے گی۔

خطاب کے آخر میں آپ نے تعلیمی ترقی کے میدان میں سرکاری وسائل کے ساتھ ساتھ نجی وسائل اور سرمایہ کی ضرورت و اہمیت کو واضح کرتے ہوئے اور اس ضمن میں تعلیم الاسلام کالج کے کردار کو سراہتے ہوئے فرمایا ـــ "آخر میں میں اس بات کا اظہار بھی کرنا چاہتا ہوں کہ آج تک دنیا کے کسی بھی ملک کی حکومت ساری قوم کی تمام تر تعلیم کا بیڑا خالصۃً اپنے ہی وسائل سے کبھی نہیں اٹھا سکی۔ اس عظیم ذمہ داری کے لئے شہریوں کی نجی مساعی اور نجی سرمائے کی ضرورت ہوتی ہے۔ بھلا کونسا ملک ہے جہاں تعلیم کا سارا خرچ سرکاری خزانہ برداشت کرتا ہو ترقی یافتہ ملکوں میں تو تعلیم پر خرچ ہونے والا نجی سرمایہ سرکاری سرمایہ سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ ... ہماری حکومت ملک میں تعلیم کو عام کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ متمول اور مخیر افراد، نجی ادارے اور فاؤنڈیشنز اپنی ذمہ داری کو صاف طور پر سمجھیں اور مزید کاوشوں بلکہ قربانیوں کے لئے کمربستہ ہو جائیں آپ کی یہ عظیم درسگاہ اس ضمن میں منفرد اور دوسروں کیلئے مشعل راہ ہے آپ رنگ و نسل اور مذہب کی تفریق سے بالا ہوکر جس طرح علم کی ترویج میں کوشاں ہیں وہ قابل تحسین ہے۔ اس کے لئے میں آپ کو اور انتظامیہ کو اور حضرت امام جماعت احمدیہ کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں ـــــ یہ امر بھی میرے لئے بے حد مسرت کا باعث ہوا ہے کہ آپ کے طلباء نظم و ضبط کے اعلیٰ معیار قائم کر رہے ہیں۔ نظم و ضبط ہی اعلیٰ تعلیم کی بنیادی ضرورت ہوتا ہے۔ جس کے بغیر حصول علم ناممکن ہے۔

محترم جناب پروفیسر نامدار خان کے اس پر اثر خطاب کے بعد پرنسپل محترم جناب قاضی محمد اسلم صاحب نے جلسہ تقسیم اسناد و انعامات کے اختتام کا اعلان فرمایا۔

جماعت احمدیہ لاہور کا

جلسہ یوم خلافت

جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۶۷ء بروز اتوار بوقت ۴ بجے بعد نماز عصر بمقام مسجد دارالذکر میو روڈ لاہور زیر صدارت چوہدری محمد اسد اللہ خان صاحب یوم خلافت کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد ہوگا جس میں انشاء اللہ علماء سلسلہ مرکز سے تشریف لاکر تقاریر فرمائیں گے۔

ہر احمدی مرد و عورت کا اس بابرکت جلسہ میں شامل ہونا نہایت ضروری ہے۔ احباب جوق در جوق اس جلسہ میں تشریف لاکر مستفید ہوں

ملک عبد اللطیف ستکوہی
سیکرٹری اصلاح و ارشاد جماعت احمدیہ لاہور